٦ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت (قسط: 254)

مسجد سے چپل چوری ہو جائے تو کیا کریں؟

- کیا فوت شدہ بچے کا عقیقہ ہو سکتا ہے؟ 5
- بچوں سے وعدہ لینا کیسا؟ 10
- میت کے لئے ختمِ قرآن کا سلسلہ کب شروع ہوا؟ 12
- مسجد کی پلاسٹک والی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟ 17

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مسجد سے چپّل چوری ہوجائے تو کیا کریں؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۹ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جبریل نے مجھ سے عرض کی کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک سلام بھیجے اور میں اُس پر 10 سلام بھیجوں!![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسجد سے چپّل چوری ہوجائے تو کیا کریں؟

سُوال: مسجد سے چپل چوری ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ نیز اگر چپل چور ہاتھ آجائے تو کیا سُلوک کرنا چاہیے؟

جواب: اگر مسجد سے کسی کی چپل چوری ہو جائے تو اسے چاہیے کہ صبر کرے اور ننگے پاؤں چلا جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس پر ثواب ملے گا۔ کسی کا مال گم ہو جائے تو اسے ثواب ملتا ہے۔[3] البتّہ اگر کسی کی چپل چوری نہیں ہوئی، بلکہ کسی کی چپل سے تبدیل ہوگئی ہے تو اس کے متعلق بہارِ شریعت میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ "مجمعوں یا مساجد میں اکثر جوتے بدل جاتے ہیں، ان کو کام میں لانا جائز نہیں، ہاں! اگر یہ کسی فقیر کو اگرچہ اپنی اولاد کو تصدّق (یعنی صدقہ) کر دے، پھر وہ (یعنی صدقہ لینے والا) اِسے (یعنی صدقہ دینے والے کو) ہبہ کر دے تو تصرّف میں لا سکتا ہے، یا اس کا اچھا جوتا کوئی اُٹھا لے گیا اور اپنا خراب چھوڑ گیا کہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے اُس نے قصداً ایسا کیا ہے، دھوکے سے نہیں ہوا ہے تو جب یہ شخص خراب جوڑا اُٹھا لایا اس کو

1 ...... یہ رِسالہ ۲ رَبِیْعُ الْآخِر ۱۴۴۲ھ بمطابق 21 نومبر 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ...الخ، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۲۔

3 ...... مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، ص ۶۴۶، حدیث: ۳۹۶۸ ماخوذاً۔

پہن سکتا ہے کہ یہ اُس کا عوض ہے۔“[1] لیکن یہاں بھی بہت زیادہ غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا واقعی چپل تبدیل ہوئی بھی ہے یا نہیں؟ بہتر تو یہی ہو گا کہ وہاں سے ننگے پاؤں آجائیں اور نئی چپل خرید لیں۔ اگر کوئی غلطی سے آپ کی چپل سے اپنی چپل تبدیل کر گیا اور آپ کے ہتھے چڑھ گیا تو اسے مارنے کے بجائے اس کی معذرت قبول کریں۔ ہمارے ہاں تو اگر کوئی بے چارہ معذرت بھی کر رہا ہو کہ ”میں چور نہیں ہوں، بلکہ میری چپل آپ کی چپل سے تبدیل ہو گئی ہے“ پھر بھی اسے صرف شُبہ کی وجہ سے دو تین لگا دیتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اگر واقعی کوئی چور ہاتھ آگیا ہے تب بھی قانون ہاتھ میں لینے کے بجائے اسے قانون کے حوالے کر دینا چاہیے۔

فحش گوئی کرنے والا قیامت کے دن کتّے کی شکل میں!!

سُوال: فحش گوئی سے کیسے بچیں؟

جواب: لفظ ”فحش گوئی“ عموماً بے حیائی کے معنیٰ میں اِستعمال ہوتا ہے۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ ”ایسی باتیں کرنا جس سے گندی لذّت حاصل ہو۔“[2] جیسے عام طور پر نوجوان شادیوں کی باتیں کرتے ہیں اور ان باتوں سے لذت حاصل کرکے یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ شادی سنّت ہے اور ہم سنّت کی باتیں کر رہے ہیں۔ اگرچہ شادی سنّت ہے، بلکہ بعض اوقات تو فرض بھی ہوجاتی ہے،[3] لیکن شادی کی باتوں سے لذّت حاصل کرنا فحش گوئی ہے جو بہت بری عادت ہے۔ ہمارے معاشرے میں بعض اوقات ایسی باتیں کی جاتی ہیں جن کے فحش ہونے کے بارے میں پتا نہیں ہوتا، لیکن وہ فحش اور گناہ ہوتی ہیں۔ یاد رہے! فحش گوئی کا عذاب کوئی برداشت نہیں کر سکے گا، فحش گوئی سے بچنے کے لئے اس کی بُرائیاں اور وعیدوں کی معلومات حاصل کریں۔ ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے: ”چار طرح کے جہنمی کھولتے پانی اور آگ کے درمیان بھاگتے پھرتے اور وَیْل وثُبُور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص کے مُنہ سے خون اور پیپ بہہ

1 ...... بہار شریعت، ۲/ ۴۸۲، حصّہ: ۱۰۔

2 ...... فحش گوئی سے مراد یہ ہے کہ ان باتوں کو واضح الفاظ میں ذکر کر دیا جائے جن کا صراحۃً اظہار بُرا سمجھا جاتا ہو، مثلاً پوشیدہ امراض کو (بلا حاجتِ شرعی) بیان کرنا۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۳/ ۱۵۱)

3 ...... مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہوجائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔ (بہارِ شریعت، ۲/ ۵، حصہ: ۷)

رہی ہوگی۔ جہنمی کہیں گے: اس بدبخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ بدبخت بُری اور خبیث (یعنی گندی بات) کی طرف متوجہ ہو کر اس سے لذّت اُٹھاتا تھا، جیسا کہ جماع کی باتوں سے۔"(1) فحش گوئی کرنے والے کی وعید بیان کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "فحش کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قیامت کے دن کتّے کی شکل میں آئے گا۔"(2) اللہ پاک کے پیارے نبی محمد عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "اُس شخص پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی سے کام لیتا ہے۔"(3)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! فحش گوئی کتنی بُری اور خطرناک آفت ہے، لہٰذا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن فحش گوئی سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے۔ اگرچہ ذہن میں خیالات آتے ہیں اور ان خیالات پر کسی کو قدرت بھی حاصل نہیں ہے، لیکن ان سے بچنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں، ان خیالات کی طرف بِالکُل توجہ نہ دیں اور اس طرح کے خیالات کو فوراً دفع کر کے کسی اور جانب متوجہ ہو جائیں۔ اللہ کریم ہمیں فحش گوئی اور دیگر گناہوں بھری عادتوں سے نجات بخشے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آئیں نہ مجھے وَسوَسے اور گندے خیالات
دے ذہن کا اور دل کا خدا قفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش)

ٹیلی فون ڈائریکٹری کے صفحات میں پان لپیٹنا کیسا؟

سُوال: ٹیلی فون ڈائریکٹری کی کتابیں شیشے صاف کرنے یا پان لپیٹنے میں اِستعمال ہوتی ہیں، بعض اوقات ان پر "محمد" یا "علی" یا ایسے دیگر الفاظ تحریر ہوتے ہیں۔ ان کے اِستعمال کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (آصف۔ کراچی)

جواب: اگر کسی کاغذ پر قرآنی آیت، حدیثِ مبارکہ، دینی مسئلہ یا کوئی دینی بات تحریر ہو تو اُس کا ادب کرنا ضروری ہے۔ ایسے کاغذ میں پان نہیں لپیٹنا چاہیے اور نہ ہی اسے پھینکنا چاہیے، بلکہ ایسے کاغذ کو ردّی میں بھی نہیں بیچنا چاہیے۔ البتّہ اس

1 ...الزهد لابن المبارك مارواه نعيم بن حماد في نسخته، باب صفة النار، ص ۹۴، حديث: ۳۲۸۔ حلية الاولياء، شفي بن ماتع الاصبحي، ۵/ ۱۹۰، رقم: ۶۷۸۶۔

2 ...احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفة السابعة... الخ، ۳/ ۱۵۱۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۳۷۱۔

3 ...موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، ۷/ ۲۰۴، حدیث: ۳۲۵۔

کے عِلاوہ کوئی اور تحریر جو دینی نہ ہو اس کا اس طرح ادب کرنا لازمی نہیں ہے۔ ٹیلی فون ڈائریکٹری مذہبی کتاب نہیں ہوتی اور اس میں جہاں ”محمد“ یا ”علی“ لکھا ہوتا ہے اس سے مُراد یقیناً ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سَیِّدُنا مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات نہیں ہوتی، بلکہ کوئی دوسرا آدمی مراد ہوتا ہے۔ اگرچہ ان حُروف کا بھی اِحتِرام کرنا چاہیے، لیکن دونوں کے ادب میں فرق ہے۔ البتّہ ان اَوراق میں بھی پان لپیٹنے سے بچنا چاہیے، کیونکہ لوگ اسے پھینک دیں گے یا کچرا کنڈی میں ڈال دیں گے، لہٰذا بچنا بہتر ہے۔

غریب کا راشن لے کر دُکان پر فروخت کر دینا کیسا؟

سُوال: بعض مانگنے والے کہتے ہیں: ”ہمیں راشن دلا دو۔“ لوگ انہیں راشن دلا دیتے ہیں۔ اس کے بعد یہ لوگ کسی دُکان پر یا اسی دُکان پر جا کر کم قیمت میں وہ راشن بیچ دیتے ہیں۔ ایسا کرنا کیسا؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: یہاں گنجائش کی ایک بعید صورت نکل سکتی ہے، وہ اس طرح کہ کسی ایسے حق دار نے جس پر سُوال کرنا حلال تھا کسی سے اس لئے راشن مانگا کہ رقم کے مقابلے میں راشن آسانی سے مل جاتا ہے، جب راشن مل گیا تو ظاہر ہے کہ وہ چاول یا آٹا کچا تو نہیں کھا سکتا، لہٰذا اس نے تیل، گھی اور مرچ مسالے حاصل کرنے کے لئے راشن میں سے کچھ نکال کر بیچ دیا تو ایسا کرنا دُرست ہے، لیکن یہ بہت معیوب صورت ہے، اس لئے اس سے بھی بچنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص کسی سفید پوش آدمی کو اس طرح کرتے دیکھے تو اس کے بارے میں حسنِ ظنّ رکھے کہ اس کی کوئی مجبوری ہو گی۔ ہاں اگر کسی نے جھوٹ بولا کہ ”گھر میں فاقہ ہے، راشن دے دو“ تو وہ گناہ گار ہو گا۔ گنجائش کی جو صورت بیان کی گئی ہے وہ بھی اسی کے لئے ہے کہ جس کو سُوال کرنا حلال ہو، یعنی اس کے پاس ایک دن کے کھانے پینے کے لئے بھی کچھ نہ ہو تو وہ سُوال کر سکتا ہے۔[1] اگر کسی کے پاس ایک دن یا اس سے زیادہ کا کھانا موجود ہو تو اس کے لئے سُوال کرنا دُرست نہیں ہے۔[2] اگر ایسا شخص سُوال کرے گا تو اس کے لئے حدیثِ پاک میں ہے کہ ”جو شخص مال بڑھانے کیلئے سُوال کرتا ہے وہ انگارا مانگتا ہے،

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، ۱/ ۱۸۷-۱۸۸۔

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، ۱/ ۱۸۸۔

اب چاہے کم مانگے یا زیادہ۔“[1] اس کے عِلاوہ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے: ”جو شخص اپنے اوپر سُوال کا دروازہ کھول لیتا ہے اللہ پاک اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔“[2] لہٰذا بغیر کسی مجبوری کے سُوال کرنے سے بچنا چاہیے۔

کیا فوت شدہ بچے کا عقیقہ ہو سکتا ہے؟

سُوال: میرے دو بیٹے تھے جو فوت ہو گئے، ان میں سے ایک دو سال کا تھا اور ایک چھ سال کا تھا۔ کیا ان کا عقیقہ ہو سکتا ہے؟(اسلامی بہن کا SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ کریم آپ کو صبر عطا فرمائے اور یہ دونوں بچے اپنے والدین کی شفاعت کرنے والے بنیں۔ عقیقہ اس وقت تک ہو سکتا ہے جب تک سانس جاری ہو، یعنی زندہ کا عقیقہ ہو سکتا ہے،[3] جبکہ یہاں بیٹوں کا انتقال ہو چکا ہے، لہٰذا ان کا عقیقہ نہیں ہو سکتا۔

عبادت کا شوق پیدا کرنے کے طریقے

سُوال: کیا عبادت کا شوق پیدا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! عبادت کا شوق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ عبادت کا شوق پیدا کرنے کے لئے عبادت کے فضائل پڑھیں۔ اسی طرح عبادت گزاروں کی صحبت میں رہیں، کیونکہ جس کی صحبت میں رہیں گے اس کا اثر پڑے گا، کھلاڑیوں کے ساتھ رہیں گے تو کھیلنے کا شوق بڑھے گا، ایکٹروں کی سَنگت ہو گی تو ایکٹنگ کا جوش پیدا ہو گا، نعت خوانوں کے ساتھ رہیں گے تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناخوانی کریں گے، قاریوں کے ساتھ رہیں گے تو تلاوت کرنے والے بنیں گے، علما کی صحبت میں رہیں گے تو علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا اور عبادت گزاروں کی صحبت میں رہیں گے تو عبادت کا شوق پیدا ہو گا۔ البتہ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ عبادت گزار کا عقیدہ اور عمل دونوں دُرُست ہوں، بلکہ عقیدہ اور عمل تو ہر جگہ دُرُست ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی مخلص، نیک اور عاشقِ رسول بندہ مل جائے تو اُس کی صحبت دونوں جہاں کے لئے سعادت ہے،

1 ...... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ المسألۃ للناس، ص ۴۰۱-۴۰۲، حدیث: ۲۳۹۹۔

2 ...... ترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر، ۴/ ۱۴۵، حدیث: ۲۳۳۲۔

3 ...... فتاویٰ امجدیہ، ۳/ ۳۳۶۔

کیونکہ اس کی صحبت سے عبادت کا شوق پیدا ہو جائے گا۔ اگر کوئی ایسا بندہ نہیں ملتا تو ایسی کتابیں پڑھیں جن سے عبادت کا شوق پیدا ہو، جیسے احیاء العلوم،[1] منہاج العابدین،[2] فیضانِ سنّت (جلد اوّل)[3] اور نیکی کی دعوت[4] وغیرہ۔ ان کے عِلاوہ مکتبۃ المدینہ کی اور بہت ساری کتابیں ہیں جن میں عبادات کا ایسا تذکرہ اور فضائل موجود ہیں جنہیں پڑھ کر آدمی کے مُنہ میں پانی آجائے۔ ان کتابوں کو پڑھنے سے اِنْ شَآءَ الله دل میں عبادت کرنے کا جذبہ بڑھے گا۔

خون کی چھینٹ لگے کپڑے میں نماز کا مسئلہ

سُوال: میں مرغی کے گوشت کا کام کرتا ہوں۔ اگر خون کی چھینٹ میرے کپڑے یا جسم پر آجائے تو کیا میرا نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب: مرغی یا بکری کو ذبح کرتے وقت جو خون نکلتا ہے وہ ناپاک ہوتا ہے۔[5] اگر کپڑے یا جسم پر اتنا خون لگ گیا جس کی شریعت میں ممانعت ہے تو نماز نہیں ہوگی[6] اور اگر معمولی سی چھینٹ پڑی جو نماز نہ ہونے والی حد تک نہیں ہے تو نماز ہو جائے گی۔ لیکن اس کو دھو کر یا دوسرا پاک کپڑا پہن کر نماز لوٹانا (یعنی دوبارہ پڑھنا) سنّت ہے۔[7] اس کی کچھ تفصیل

---

1 ...... "احیاء العلوم" یہ کتاب امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی شاندار تصنیف ہے جو کہ 5 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں ذِکر واَذکار کے فضائل، حلال وحرام کی تمیز، زبان اور دل کی مختلف بیماریوں کا علاج اور اس کے عِلاوہ اِخلاص، دنیا کی مذمّت، توکل، صبر جیسے بڑے دلچسپ مضامین بھی شامل ہیں۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... "منہاج العابدین" یہ بھی امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی تصنیف ہے جو کہ عربی میں ہے۔ یہ کتاب بھی تصوف کے موضوع پر لکھی گئی ہے اور اس کا اردو ترجمہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ تصنیف و تالیف "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ" نے کیا ہے جس کے 496 صفحات ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

3 ...... "فیضانِ سنّت" امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی شاندار تصنیف ہے جس کے 1548 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں چار ابواب ہیں: (1) فیضانِ بسم الله۔ (2) آدابِ طعام۔ (3) پیٹ کا قفلِ مدینہ۔ (4) فیضانِ رمضان۔ اس کے علاوہ کافی دلچسپ مواد موجود ہے، نیز اِس کتاب کے ہر باب کو الگ سے بھی شائع کیا گیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

4 ...... "نیکی کی دعوت" یہ کتاب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سنّت" جلد دوم کا ایک باب ہے جس کے 616 صفحات ہیں۔ اس کتاب میں نیکی کی دعوت کی ضرورت، نیکی کی دعوت کی فضیلت اور نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات جیسے مضامین کے ساتھ ساتھ کثیر ایمان افروز حکایات بھی شامل ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

5 ...... فتاویٰ رضویہ، ٢٠/ ٢٣٦۔

6 ...... رد المحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، ١/ ٥٧٧-٥٧٨۔ بہارِ شریعت، ١/ ٣٧٦، حصّہ: ٣۔

7 ...... بہارِ شریعت، ١/ ٣٨٩، حصّہ: ٢۔

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے ”کپڑے پاک کرنے کا طریقہ“[1] میں مل جائے گی۔ مزید تفصیل کے لئے بہارِ شریعت[2] کے دوسرے حصّے کا مطالعہ فرمائیں۔

اوپر والے باتھ روم کا پانی نیچے والے گھر میں ٹپکے تو کیا کیا جائے؟

سُوال: فلیٹوں میں بسا اوقات یہ Problem ہوتی ہے کہ اوپر کی منزل والے باتھ روم کے فرش سے پانی رَستا ہوا نیچے والے گھر کی چھت سے ٹپکنا شروع ہوجاتا ہے۔ اس پانی کا کیا حکم ہوگا؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: پانی کے بارے میں جب تک ناپاک ہونے کی یقینی معلومات نہ ہو اُسے ناپاک نہیں کہہ سکتے۔[3] جس کا باتھ روم ہے اس پر لازم ہے کہ اس کو بنائے اور نیچے کی منزل میں رہنے والوں کو جو تکلیف ہوئی ان سے معذرت بھی کرے۔ اس سے محبت بڑھے گی اور تعلقات بھی اچھے رہیں گے۔ اگر یوں کہیں گے کہ ”پانی آپ کے گھر میں گر رہا ہے، ہم کیا کریں! خود ہی سنبھالو۔“ تو اس سے لڑائی بھی ہوگی اور اس طرح کہنا دُرست بھی نہیں ہوگا، کیونکہ نیچے والے کو آپ کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے اور یہ تکلیف آپ ہی دُور کریں گے۔ اگر نیچے رہنے والا کچھ کام کروائے گا تو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کیونکہ اس سے چھت میں پانی بھرے گا اور چھت مزید کمزور ہوجائے گی۔

چھت سے پانی ٹپکنے کا مرحلہ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بارش میں بھی اگر چھت ٹپکنا شروع کر دے تو مزہ نہیں آتا۔ اگر واش روم کی چھت ٹپکے گی تو بہت زیادہ تکلیف ہوجائے گی اور حسّاس طبیعت کا آدمی تو کپڑے بدل بدل کر اور نہانہا کر تھک جائے گا۔ جس کے گھر میں پانی ٹپک رہا ہے اسے لڑنا نہیں چاہیے اور دل بڑا رکھنا چاہیے۔ اگر اوپر والا نہیں

---

1 ”کپڑے پاک کرنے کا طریقہ“ یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے جس کے 40 صفحات ہیں۔ اس رسالے میں نجاستوں کی اقسام، نجاستِ غلیظہ وخفیفہ کا حکم، مختلف جانوروں کے پسینے کے احکام، پاک اور ناپاک خون کا بیان، اشیاء کو پاک کرنے کے طریقے، اس کے علاوہ طہارت سے متعلق بہت سے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ”بہارِ شریعت“ حضرتِ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی شاندار تصنیف ہے۔ اِس کتاب میں عقائد، طہارت، عِبادات، مُعاملات اور روز مرّہ کے عام مسائل شامل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ“ کے مَدَنی عُلَما نے سالوں محنت کرکے اِس کی تخریج کی ہے اور مکتبۃُ المدینہ نے اِسے بہت خُوبصورت اَنداز میں 6 جلدوں میں شائع کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

3 فتاویٰ رضویہ، ۳/ ۲۸۲۔

ماننا اور کام نہیں کرواتا تو آپ اسے دعائیں دیں اور خود کام کروالیں۔ ہم کسی کو راحت پہنچائیں گے تو کل ہمارے بھی قبر و آخرت کا سامان ہو گا۔ لوگ تو ایک ایک پیسے کے لئے لڑتے ہوتے ہیں، بلکہ کوئی وجہ نہ بھی ہو تب بھی لڑتے نظر آتے ہیں۔ میں بھی فلیٹوں میں رہا ہوں اور اپنے پڑوسیوں سے تکلیفیں بھی اُٹھائی ہیں۔ ایک بار تو کسی نے میری کمرے کے بِالکُل مُنہ پر کوئی ساؤنڈ سسٹم لگا کر زور زور سے بجانا شروع کر دیا تھا، حالانکہ سننے والا کوئی نہیں تھا۔ اسی طرح ایک بار اوپر رہنے والے شخص نے ڈِرل مشین سے چھت میں سوراخ کر دیا تھا۔ میری اس کے رشتہ دار سے اچھی سلام دعا تھی، چنانچہ میں نے اس سے کہا کہ دیکھو یار! کتنا ستا رہا ہے، ہم کیا کریں! آج کی تاریخ تک بھی مجھے یاد نہیں ہے کہ اس شخص کو آخر تکلیف کیا تھی؟ جب میں چھوٹا تھا اس وقت بھی بعض پڑوسیوں نے ایسی ایسی تکلیفیں دی ہیں جو مجھے اب بھی یاد آرہی ہیں۔ جس نے بھی تکلیف پہنچائی اللہ پاک اس کا بھلا کرے۔ میں نے ستانے اور تکلیفیں دینے والوں کے حقوق معاف کر دیئے ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ میں گھر میں اکیلا نہیں رہتا۔ گھر کے کئی افراد تو دنیا سے چلے گئے، کئی ستانے والے بھی دنیا سے چلے گئے ہوں گے۔ اللہ پاک سب کی مغفرت کرے۔ سب کے بھلے میں اپنا بھلا۔ ایسا ہونا چاہیے کہ ہم کسی کا برا نہ چاہیں۔ کوئی تکلیف دے بھی تو آدمی برداشت کرے۔ وہ تھپڑ مارے تو اگر حوصلہ ہے تو کہہ دیں کہ دوسرا بھی مار لو۔ یہ بہت میٹھا طنز ہے، اگلا دوسرا تھپڑ نہیں مارے گا، بلکہ شرما جائے گا۔ اپنی طاقت کا مظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ طاقت تو چوہے میں بھی ہوتی ہے۔ اگر چوہا اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا شروع کر دے اور اُچھل اُچھل کر حملہ کرنے لگے تو سارا مجمع بھاگتا پھرے۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہ چوہے، بلی وغیرہ ساری مخلوقات ہم سے ڈرتی ہیں، شیر بھی ہم سے ڈرتا ہے، اگر ڈرتا نہ ہوتا تو کب کا سب کو کھا ڈالتا۔ ہاں! شیر کو اگر کوئی ستائے تو پھر اس کی خیر نہیں ہوتی۔ جنّات بھی ہم سے ڈرتے ہیں، ورنہ یہ ہمیں چین سے بیٹھنے نہ دیں۔ جنّات کی تعداد ہم سے نو گنا زیادہ ہے، یعنی ایک انسان کے مقابلے میں نو جنّات ہوتے ہیں۔[1] جنّات میں بھی ایک سے ایک شریف، بلکہ علما اور اولیائے کرام جنّ بھی ہوتے ہیں۔ جس طرح ہر انسان دہشت گرد اور چور نہیں ہوتا، اسی طرح ہر جنّ شرارتی نہیں ہوتا۔

1 ......تفسیر طبری، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۹۶، ۹/ ۸۵، حدیث: ۲۴۸۰۳۔

نماز نہ پڑھنے والے پیر کی بیعت کرنا کیسا؟

سُوال: جو نماز نہیں پڑھتا کیا اس سے بَیعت کی جاسکتی ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: پیر ہونے کے لئے چار شرائط ہیں:[1] (1) صحیح العقیدہ سُنّی ہونا: یعنی اس کے عقائد بالکل دُرُست ہوں، اللہ پاک اور اس کے نبی کی توہین نہ کرتا ہو، ہر صحابی پر آنکھیں بند ہوں، کسی بھی صحابی کے بارے میں گستاخی کرنے والا نہ ہو۔ (2) عالمِ دین ہونا: یعنی تمام تر عقائد سے واقف ہو اور ضرورت کے مسائل بھی جانتا ہو۔ اگر کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہو تو دوسروں کی مدد کے بغیر مسئلہ نکالنے پر قدرت رکھتا ہو۔ (3) پیر کا سلسلہ، طریقت میں نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتا ہو، یعنی پیر کے لئے سید ہونا ضروری نہیں ہے، جیسے حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت بڑے پیر ہیں، اگرچہ ان کے بارے میں لفظ پیر استعمال نہیں کیا جاتا، لیکن آپ سے سلسلۂ نقشبندیہ چلا[2] اور بعد میں یہ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے آگے بڑھا۔ حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد میں سے نہیں ہیں، یعنی سید نہیں ہیں، پھر بھی آپ سے طریقت کا سلسلہ چلا۔ یاد رہے! تمام انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد انسانوں میں سب سے افضل ہستی حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ہے، حتّٰی کہ آپ تمام سیِّدوں سے بھی افضل ہیں۔[3] (4) فاسقِ معلن نہ ہو: یعنی علی الاعلان فسق نہ کرتا ہو۔ جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ بہت بڑا فاسق ہے،[4] اس کی صحبت میں بھی نہیں بیٹھنا چاہیے، ایسے شخص کو پیر کیسے بنایا جاسکتا ہے!! پیر کی تعظیم کی جاتی ہے، جبکہ فاسق کی تعظیم نہیں کی جاتی،[5] لہٰذا بے نمازی کو پیر نہیں بناسکتے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۳۔

2 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۴۴۔

3 ...... بہار شریعت، ۱/ ۲۴۱، حصّہ:۱۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۲۳۔

5 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۴۰۔

بچّوں سے وعدہ لینا کیسا؟

سُوال: جب کوئی چھوٹا بچّہ شرارت کرتا ہے تو ہم اسے کہتے ہیں: "وعدہ کرو! آئندہ یہ کام نہیں کروگے۔" چھوٹے بچّوں سے اس طرح وعدہ لینا کیسا ہے؟ (طاہر ندیم مغل۔ جرمنی)

جواب: آج کل تو کئی بڑوں کو پتا نہیں ہوتا کہ وعدہ کیا ہوتا ہے؟ تو بچوں کو کیسے پتا ہوگا کہ وعدہ اور قسم کیا چیز ہیں؟ آپ بچے سے کہیں گے کہ "قسم کھاؤ" تو وہ بولے گا کہ میں قسم بھی کھاؤں گا، بسکٹ بھی کھاؤں گا اور چاکلیٹ بھی کھاؤں گا۔ بچّے وعدے کو نہیں سمجھ سکتے۔ بچّے کو یوں سمجھایا جائے کہ "آئندہ نہیں کرنا، ٹھیک ہے!" یا جس چیز میں اس کی رَگ دَبتی ہو تو اس کے نہ دینے کا کہہ دیا جائے، جیسے "اگر آئندہ یہ کام کروگے تو ٹافی مانگنے نہیں آنا۔" ایسا کرنا وعدے کے مقابلے میں زیادہ پاور فل ہوگا، لیکن اس میں یہ احتیاط لازمی کرنی ہوگی کہ یوں نہ کہیں کہ "میں ٹافی نہیں دوں گا" کیونکہ جب وہ مانگنے آئے گا تو دینی پڑے گی اور آپ کے ذہن میں بھی یہ ہے کہ جب آئے گا تو دے دوں گا، اس لئے یہاں "نہیں دوں گا" کہنے سے مسئلہ ہوجائے گا۔ ہاں اگر واقعی ارادہ ہو کہ "نہیں دوں گا" تو الگ بات ہے۔ البتّہ جھوٹی دھمکی دینا صحیح نہیں ہے۔ جھوٹ تو جھوٹ ہے، اس لئے بچے کو یہ نہیں بولنا چاہیے کہ "وعدہ کرو۔" لیکن اگر کسی نے اپنے بچے کو کہا کہ وعدہ کرو تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔ بچوں کو جھوٹ سے بچانے کے لئے تربیت کرنی چاہیے اور انہیں جھوٹ سے اس قدر گھن دِلانی چاہیے کہ ان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ "جھوٹ بہت بری چیز ہے، اس سے بچنا ہے۔" اسی طرح بچے کو وعدے کے بارے میں بھی سمجھائیں کہ "جب وعدہ کرتے ہیں تو اسے پورا کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔" پھر بھی کسی کے سمجھانے کے بعد اگر کوئی بچّہ وعدہ کرے اور اس کا خلاف کردے تو بچّہ گناہ گار نہیں ہوگا۔

چھوٹے بچّے کو دھوکا دینا کیسا؟

سُوال: چھوٹے بچے ضد کرتے ہیں کہ ابّو کے ساتھ باہر جانا ہے۔ ابّو یہ کرتے ہیں کہ بیٹھک والے دروازے سے اندر جاتے ہیں اور دوسرے دروازے سے باہر نکل جاتے ہیں۔ بچّے کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ابّو بیٹھک میں گئے ہیں۔ کیا یہ بچّے کو دھوکا دینے کے زُمرے میں آئے گا؟ (محمد قاسم عطاری۔ جامعۃ المدینہ علی پور، اسلام آباد، پاکستان)

جواب: یہ بچّے کو دھوکا دینا ہے اور بچّے کو دھوکا دینے کی تربیت بھی ہے، کیونکہ جب بچّہ بیٹھک میں جا کر دیکھے گا کہ ابّو نہیں ہیں تو سمجھ جائے گا کہ ابّو نے مجھے دھوکا دیا ہے، یوں اسے دھوکا دینے کی تربیت ملے گی۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بڑوں نے باہر نہیں جانا ہوتا، اس کے باوجود کپڑے پہنے یا عمامہ پہن کر چادر اُٹھائی جس سے بچّے کو یہ تاثر ملا کہ باہر جا رہے ہیں، اب اس بچّے نے ضد کرنا شروع کی تو واپس عمامہ وغیرہ اتار کر بیٹھ گئے۔ یوں خواہ مخواہ بچے کو چڑانے کے لئے ایسا کرنا بھی دھوکا ہے۔ اس کا Side effect (یعنی منفی اثرات) یہ ہوتا ہے کہ چونکہ بچّے سادہ لوح ہوتے ہیں اور جو دیکھتے ہیں اس سے سیکھتے ہیں، تو ایسی چیزیں دیکھنے کے بعد یہ چیزیں بڑے ہو کر ان کی زندگی کا بھی حصّہ بن جاتی ہیں اور وہ بھی دھوکا دینا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کے انداز تقریباً تمام گھروں میں ہوتے ہی ہیں۔ آدمی کو خود سوچنا چاہیے کہ میں جو کرنے لگا ہوں اس میں کوئی جھوٹ یا دھوکا تو نہیں؟ اگر عقلِ سلیم ہوئی تو سمجھ آجائے گی۔ اللہ کرے کہ ہمیں عقلِ سلیم مل جائے۔

کیا عاجزی میں جھوٹ چھپا ہوتا ہے؟

سُوال: ”عاجزی میں جھوٹ چھپا ہوتا ہے“ یہ بات کہاں تک دُرُست ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: عاجزی کے طور پر جھوٹ بولنا جائز ہے۔[1] مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اسے عبادت لکھا ہے۔[2] ہمارے علما عاجزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو فقیر کہتے ہیں۔ البتّہ علما اپنے لئے عاجزی کے جو الفاظ اِستعمال کریں وہ ہم نہیں بول سکتے، کیونکہ اس سے علما کی توہین ہو گی اور دل آزاری کی صورت بنے گی۔ جیسے اگر کوئی اپنے آپ کو گناہ گار بولتا ہو اور ہم بھی اسے گناہ گار بولنا شروع کر دیں ”او بھائی گناہ گار!“ تو اس سے دل آزاری ہو گی۔ عاجزی میں ریا آجانے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس لئے عاجزی کرتا ہے کہ لوگ اسے بولیں: ”حضرت بڑی عاجزی فرماتے ہیں، بڑے نیک بندے ہیں“ تو وہ گناہ گار ہے۔ بعض جھوٹ حرام نہیں ہوتے، بلکہ بعض اوقات جھوٹ بولنا واجب ہوتا ہے، جیسے کوئی مسلمان بھائی آپ کے سامنے کہیں چھپ گیا اور اس کے پیچھے کوئی ہتھیار لے کر آیا جو اسے مارنا چاہتا ہے اور آپ سے

1 ...... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۵۴۔

2 ...... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۵۴۔

پوچھا کہ "کہاں گیا؟" تو اب یہاں جھوٹ بولنا واجب ہے۔[1] اگر جھوٹ نہیں بولیں گے تو گناہ گار ہوں گے، کیونکہ سچ بولنے کی وجہ سے مسلمان کی جان چلی جائے گی۔ ایسے موقع پر جھوٹ بول دیں کہ "میں نے نہیں دیکھا۔" یا موقع کی مناسبت سے کوئی توریہ[2] ذہن میں آئے تو توریہ کرلیں۔ ہجرت کے موقع پر کفّارِ ناہنجار جب نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ڈھونڈتے ہوئے آئے اور حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پوچھا: "یہ کون ہیں؟" تو آپ نے ان کفّار سے فرمایا: "میرے راہ نُما ہیں، مجھے راستہ دکھاتے ہیں۔"[3]

چشتی کا قادری سلسلے میں مرید ہونا کیسا؟

سُوال: کیا کوئی چشتی، قادری سلسلے میں مرید ہو سکتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! ہو سکتا ہے۔

میّت کے لئے ختمِ قرآن کا سلسلہ کب شروع ہوا؟

سُوال: میّت کے لئے ختمِ قرآن کی ابتدا کیسے ہوئی؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: پہلے کے دور میں قرآنِ پاک کے پارے نہیں ہوتے تھے اور قرآنِ پاک چمڑے یا پتّوں پر لکھا جاتا تھا،[4] کئی صحابۂ کرام بھی قرآنِ پاک کے حافظ ہوا کرتے تھے، اس لئے جس انداز میں ہم پارے تقسیم کرکے قرآنِ پاک کا ختم کرتے ہیں اس طرح نہیں ہوتا تھا۔ البتّہ قرآنِ پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنے کا سلسلہ ہوا کرتا تھا، جیسے "فتاویٰ ملک العلما" میں میّت کے متعلق ایک مسئلہ ہے کہ "بہتر تو یہ ہے کہ قبر پر جاکر ایک ختم کامل کرے۔ یعنی پورا قرآن

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۸، حصّہ: ۱۶۔

2 ...... توریہ سے مراد: ایسا لفظ یا فعل جس کے ظاہری معنیٰ کو چھوڑ کر دوسرا معنیٰ مراد لیا جائے جو صحیح ہے۔ مثلاً کسی کو کھانے کے لیے بلایا وہ کہتا ہے میں نے کھانا کھالیا۔ اس کے ظاہر معنیٰ یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے۔ یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۸، حصّہ: ۱۶)

3 ...... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرة النبی و اصحابہ الی المدینة، ۲/ ۵۹۶، حدیث: ۳۹۱۱۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۴۳۹-۴۴۰۔

کریم ختم کرے۔ جیسا کہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ جب حضرت لَیث بن سَعد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی قبر کی زیارت کو گئے تو ان کی تعریف کی اور ایک ختمِ قرآن شریف کیا اور فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کارِ خیر ہمیشہ جاری رہے اور ان کے فرمانے کے مطابق ہوا۔"[(1)(2)] مزید آگے چل کر مرقاۃ شریف کے حوالے سے لکھتے ہیں: "انصار صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْہُم کا دستورُ العمل بھی حدیثوں سے ثابت ہے کہ انصار کے یہاں جب کوئی فوت ہوتا تو لوگ اس کی قبر پر جاتے اور قرآن شریف پڑھتے۔"[(3)(4)] ایصالِ ثواب ہر نیک عمل کا ہوسکتا ہے، چاہے وہ فرض، واجب، سنّت یا نفل ہو۔ ثواب جس عمل سے بھی ملے اسے ایصال کیا جاسکتا ہے۔

بغیر بے ہوشی کے آپریشن کے دَوران کیا پڑھا جائے؟

سُوال: اگر بغیر بے ہوشی کے آپریشن ہورہا ہو تو اس وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: بعض اوقات معمولی سا آپریشن ہوتا ہے اور صرف کٹ لگنا ہوتا ہے، اس جگہ کو سُن کر دیا جاتا ہے اور تکلیف بھی نہیں ہوتی، یا بہت کم تکلیف محسوس ہوتی ہے اور وہ بھی نفسیاتی اثر ہوتا ہے کہ کٹ لگ رہا ہے، اس لئے خوف آجاتا ہے۔ ایسے وقت میں بلاوجہ چیخنے کے بجائے کلمۂ پاک یا دُرود شریف پڑھتے رہنا چاہیے یا پھر اللہ اللہ کا وِرْد کرتے رہنا چاہیے۔ تکلیف کے وقت ذِکْرُ اللہ نکلے اس کی عادت بنانی پڑے گی۔ ہر ایک کی ایسی عادت نہیں ہوتی کہ جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو ذِکْرُ اللہ زبان پر جاری ہوجائے، جیسے سوشل میڈیا پر ایک فرضی واقعہ دکھایا جاتا ہے کہ "ایک شخص نے طوطا پالا، وہ طوطا کلمہ پڑھا کرتا تھا، ایک بار بلّی اس پر جھپٹی تو طوطا ٹائیں ٹائیں کرنے لگا، یہ دیکھ کر طوطے کا مالک رونے لگا، لوگ اس کے پاس جمع ہوگئے اور پوچھا کہ "بھئی روتے کیوں ہو؟ ہم تمہیں دوسرا طوطا لادیں گے۔" اس نے کہا: مجھے طوطا مرنے کا دکھ نہیں ہے، بلکہ اس لئے رو رہا ہوں کہ میں نے اسے بڑی محنت سے کلمہ سکھایا تھا جسے یہ پڑھتا بھی تھا،

1 ...... فتاویٰ ملک العلما، ص ۳۷۵۔
2 ...... مغانی الاخیار فی شرح اسامی رجال معانی الآثار، حرف اللام، باب اللام بعدھا الیاء، ۲/۵۰۵، رقم: ۲۱۹۰۔
3 ...... فتاویٰ ملک العلما، ص ۳۹۲۔
4 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، الفصل الثالث، ۴/۱۹۸، تحت الحدیث: ۱۷۱۷۔

لیکن جب اس پر مشکل وقت آیا تو یہ ٹائیں ٹائیں کرنے لگا، اسے دیکھ کر مجھے اپنی فکر ہونے لگی ہے کہ اگر وقتِ نزع موت کی سختیوں کے سبب میری زبان پر کلمہ جاری نہ ہوا تو میرا کیا بنے گا!! اگرچہ یہ ایک فرضی حکایت ہے، مگر اس میں بہترین سبق دیا گیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہر تکلیف و آزمائش کے وقت کلمہ پڑھنے کی عادت ڈالیں، تاکہ آخری وقت میں بھی زبان سے کلمہ جاری ہو، کیونکہ موت کا ایک جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے زیادہ سخت ہے،[1] ایسے وقت میں اللہ پاک کے کرم اور اس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظر سے ہی کلمہ یاد آسکتا ہے، لہٰذا جب بھی کسی قسم کی تکلیف پہنچے یا کوئی بھی ایسا موقع آئے تو کلمہ پاک پڑھنے کی عادت ہونی چاہیے، تاکہ آخری وقت میں بھی کلمہ پاک یاد آجائے۔

الیکٹریشن کے دو سُوالات

سُوال: میں 14، 15 سال سے الیکٹریشن کا کام کر رہا ہوں۔ میرے 2 سوالات ہیں: (1) میرا ایک دوست الیکٹریشن تھا، اسی کام کے دوران اسے کرنٹ لگا اور اس کا انتقال ہو گیا۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ جو لوگ کرنٹ لگنے سے مر جاتے ہیں ان کا کیا مرتبہ ہوتا ہے؟ (2) کبھی کوئی کہتا ہے کہ میرے گھر پر کنڈا لگا دو، میٹر بند کر دو، یا Slow کر دو!" اگر میں یہ نہ کروں تو وہ مجھے کام نہیں دے گا۔ ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ (شاہ زیب بن عبدُ اللہ)

جواب: اللہ کریم آپ کو اور آپ کے روزی روزگار میں بَرَکتیں دے اور بقدرِ کفایت حلال روزی عطا کرے۔

(1) آگ میں جل کر جس کا انتقال ہو وہ شہید ہوتا ہے۔[2] کرنٹ لگنے سے جس کا انتقال ہو اس کے بارے میں کچھ پڑھا نہیں ہے۔ اگرچہ یہ بھی آگ ہی کی ایک صورت ہے، لیکن اس بارے میں اپنی سوچ اور قیاس سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اللہ پاک آپ کے دوست کو غریقِ رحمت کرے اور بے حساب بخشے۔ آپ بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کیا کریں اور اپنا بھی خیال رکھا کریں۔ جب بارشیں ہوتی ہیں تو تار پانی پی لیتے ہیں، اس وقت بے احتیاطی یا جلد بازی کی وجہ سے گیلے ہاتھ لگانے یا کسی اور سبب سے نصیب میں لکھا ہو تو حادثہ ہو جاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کرنٹ پکڑ لیتا ہے اور

---

1 ...... حلیۃ الاولیاء، ذکر طبقۃ من تابعی اہل الشام، مکحول الشامی، ۵/ ۲۱۳، رقم: ۶۸۶۸ ماخوذاً۔ اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۵/ ۲۴۰۔

2 ...... ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی فضل من مات بالطاعون، ۳/ ۲۵۲، حدیث: ۳۱۱۱۔

بہت مشکل ہو جاتی ہے، جبکہ کبھی کرنٹ دھکا مار کر گرا دیتا ہے یا جھٹکے سے اٹھا کر پھینک دیتا ہے، اس میں بچت کی صورت زیادہ ہوتی ہے۔ بہر حال جو بھی صورت ہو ہم اللہ پاک سے عافیت کا سُوال کرتے ہیں۔

(2) کنڈے لگانا بجلی کی چوری ہے، نیز یہ ناجائز اور گناہ کا کام ہونے کے ساتھ ساتھ قانوناً جرم بھی ہے۔ اس سے بچنا ہی ہو گا۔ اللہ پاک رزّاق اور روزی دینے والا ہے۔ ہمیں ناجائز کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہیے۔ ہم اپنے پیٹ میں آگ کیوں بھریں! اور اپنے بچوں کے پیٹ میں گندی غذا کیوں ڈالیں! اللہ کی رحمت سے حلال روزی کمانے کے مواقع موجود ہیں، حلال روزی کمائیں اور کنڈے لگانے سے بچیں۔ میٹر بند کرنے یا میٹر Slow کرنے جیسی کوئی بھی صورت جس سے بجلی فراہم کرنے والے ادارے کو نقصان ہو اس سے بچنا ہے۔ بجلی فراہم کرنے والا اِدارہ بھی ہمارا ہے، یہ ملک اور وطن بھی ہمارا ہے اور ہم اس کے باشندے ہیں۔ ہم سب کو مل کر اپنے وطن کی تعمیر میں حصّہ لینا چاہیے اور اس کو نقصان پہنچانے سے بچنا چاہیے۔

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے عرض کی:) جو لوگ ایسے کام سے بچنا چاہتے ہیں وہ بعض اوقات سامنے والے کو کہتے ہیں کہ یار میں تو نہیں کروں گا، کسی اور سے کروالو۔" ایسا کہنے سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہ اگرچہ بظاہر گناہ کا کام کرنے سے بچ رہا ہے، لیکن گناہ کرنے کا مشورہ دے رہا ہے اور گناہ کا مشورہ دینا بھی گناہ ہوتا ہے۔ اس سے بھی بچنا ہو گا۔ جیسے کسی سے کہا کہ "بھائی گانے آہستہ بجاؤ! کیا کان کے پردے پھاڑ رہے ہو" اس میں سامنے والے کو گانا بجانے کی اجازت دی جا رہی ہے کہ تم گناہ کر رہے ہو اس سے مجھے غرض نہیں ہے، بس آہستہ گانا بجالو، کیونکہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ حالانکہ کہنا یہ چاہیے تھا کہ گانا مت بجاؤ!" آپ نے اچھی توجہ دلائی، بہت سارے معاملات ایسے ہوتے ہیں جن میں بندہ دوسرے کو گناہ کی اجازت دے رہا ہوتا ہے۔

شجرۂ طریقت کسے کہتے ہیں؟

سُوال: حضور! میرے پاس آپ کا تقریباً 35 سال پرانا شجرہ شریف موجود ہے۔ یہ ارشاد فرمایئے کہ شجرہ کیا ہوتا ہے؟ طریقت میں اس کی کیا اہمیت ہے؟ پیر صاحبان اپنے مریدوں کو شجرہ کیوں دیتے ہیں؟ ایک مرید کے لئے اپنے پیر صاحب

کی طرف سے دیئے گئے شجرے کو پاس رکھنے اور پڑھتے رہنے کے کیا کیا فوائد اور برکات ہیں؟ نیز آپ نے شجرہ عطاریہ کب کیسے اور کن باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب فرمایا؟ (سید خالد حسین عطاری۔ گارڈن، کراچی)

جواب: ایک شجرۂ نسب ہوتا ہے جس میں باپ، دادا، پر دادا اور اس سے اوپر تک کے لوگوں کے نام موجود ہوتے ہیں۔ ایک شجرۂ طریقت ہوتا ہے اس میں پیر صاحب، دادا پیر صاحب اور ان سے اوپر جو جو پیر صاحبان رہے سب کے نام لکھے ہوتے ہیں، یہاں تک وہ سلسلہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچ جاتا ہے۔ ہمارے ہاں منظوم شجرہ بھی موجود ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ذکرِ خیر شروع ہوتا ہے اور نیچے تک چلتا چلا آتا ہے۔ شجرہ پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں۔ شجرے میں اوراد و وظائف بھی ہوتے ہیں جنہیں پڑھنے سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

جب دعوتِ اسلامی شروع ہوئی تو میں اسلامی بھائیوں کو سنتوں پر عمل کی ترغیب دلاتا تھا اور اسلامی بھائی بھی جذبے والے ہوتے تھے۔ بہارِ شریعت کے 16ویں حصّے میں مَاشَآءَ اللہ بہت ساری سنتیں موجود ہیں۔ میں وہاں سے دیکھ کر سنتیں بیان کیا کرتا تھا۔ میرے ذہن میں آیا کہ کیوں نا ایک شجرہ مرتب کروں جس میں مختلف چیزوں جیسے لباس پہننے، جوتا پہننے اور ناخن کاٹنے وغیرہ کی سنتیں شامل کروں، تاکہ جو میرے ذریعے سلسلہ قادریہ میں مرید ہوں وہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور سنتوں کی معلومات حاصل کریں۔ چنانچہ میں نے یہ کام شروع کر دیا، لیکن وہ بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھا کہ آپ مانیں یا نہ مانیں، شجرہ تیار ہونے کے بجائے وہ فیضانِ سنّت بن گئی، حالانکہ یہ کام میں نے شجرہ کے لئے شروع کیا تھا۔ بہرحال! شجرہ بھی الگ سے چھاپا گیا ہے اور پہلے والے شجرے کے مقابلے میں موجودہ شجرے میں دعائیں بھی زیادہ ہیں، نیز اس شجرے میں تخریج کا کام بھی کیا گیا ہے۔ پہلے والا شجرہ نہ جانے کس کا مرتب کردہ تھا؟ اب تو وہ شجرہ اینٹک پیس بن چکا ہے اور تاریخی نشانی بن گیا ہے، کیونکہ کوئی پرانا اسلامی بھائی ہو تو اس کے پاس وہ شجرہ ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی 100 سال بعد پرانا شجرہ نکال کر دکھائے اور کہے کہ یہ شجرہ ہمارے دادا جان چھوڑ کر دنیا سے گئے ہیں۔ ویسے ہمارے ہاں لوگ شجرہ چھوڑ کر نہیں جاتے، بلکہ قبر میں ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ قبر میں چہرے کی طرف دیوار میں طاق بنا کر شجرہ رکھا جاتا ہے اور اس کی بہت بَرَکتیں ہیں۔

مسجد کی پلاسٹک والی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: مسجد میں پلاسٹک کی جالی والی ٹوپیاں ہوتی ہیں، کیا انہیں پہن کر نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! نماز تو ہو جائے گی۔ البتّہ افضل یہ ہے کہ اس حلیے اور لباس میں نماز پڑھے جس میں اچھے اور عزت والے لوگوں کے سامنے جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ مسجد کی یہ ٹوپیاں پہن کر کوئی شادی میں نہیں جائے گا اور شرم آئے گی۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت انسان اچھا انداز اپنائے، صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور عمامہ شریف سجا ہوا ہو۔ کوشش یہی ہو کہ سنّت کے مطابق لباس پہن کر نماز پڑھی جائے۔ البتّہ اگر کوئی ایسا لباس ہو جو سنّت سے نہ ٹکراتا ہو تو وہ پہن کر بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے، لیکن اسے افضل لباس نہیں کہیں گے۔ افضل لباس وہی ہوگا جو علما اور شُرَفا پہنیں گے۔

امیرِ اہلِ سنّت کا اِصلاح قبول کرنے کا انداز

سُوال: دیکھا گیا ہے کہ آپ کی اگر کوئی اصلاح کرے تو فوراً قبول فرما لیتے ہیں، جبکہ عام طور پر یہ انداز ہمیں دوسروں میں دیکھنے کو کم ملتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟[1]

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ میری طبیعت اور قلبی کیفیت ہے کہ اگر کوئی میری غلطی بتاتا ہے تو مجھے غصہ نہیں آتا۔ یہ الگ بات ہے کہ میں بتانے والے کا شکریہ ادا کروں، حوصلہ افزائی کروں، تذکرہ کروں یا نہ کروں۔ اللہ کرے کہ ہم سب ایسے ہو جائیں۔ جو ہماری اصلاح کرتا ہے وہ ہمارا دشمن نہیں، بلکہ دوست ہوتا ہے، جبکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم کو ڈی گریڈ کررہا ہے، اس نے ہماری کچی کر دی ہے، حالانکہ اس نے ہماری کچی نہیں، بلکہ پکی کی ہے۔ ہماری کیفیت یہ ہے کہ

ناصحا! مت کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے
اس کو دشمن جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

---

1 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

ایک تعداد ایسی ہے جس کی یہ کوالٹی ہے کہ انہیں سمجھانا بھاری پڑ جاتا ہے اور وہ گلے پڑ کر ایسی تاویلیں پیش کرتے ہیں کہ بس۔ اگر سامنے والے کی غلطی نہیں ہے، لیکن ہمیں غلط فہمی ہو گئی ہے تب بھی بعض اوقات انداز تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ایسا کریں گے تو آئندہ کوئی سمجھائے گا نہیں اور نہ ہی کوئی اصلاح کرے گا۔ اگر ہم مَعَاذَ اللہ دوزخ میں گرنے والا گناہ کر رہے ہوں گے تو بچانے کوئی نہیں آئے گا، کیونکہ اس کا ظَنِّ غالب نہیں ہو گا کہ میں سمجھاؤں گا تو مان جائے گا، بلکہ یہ ذہن بنے گا کہ سمجھاؤں گا تو گلے پڑ جائے گا، اب کیا کروں اور کیسے بچاؤں!! ہمارا انداز یہ ہونا چاہیے کہ

ناصحا! کچھ کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے
دوست اس کو جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

لیکن یہ تب کہا جائے جب واقعی ایسی کیفیت ہو کہ اس کے نہ سمجھانے کی وجہ سے دل گھبرا رہا ہو، ورنہ پھر یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ بعض اوقات ناصحا یعنی نصیحت کرنے والے کے زیادہ سمجھانے کی وجہ سے یہ کیفیت ہوتی ہے کہ

ناصحا! بس کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے

ناصحا کا انداز نرم، پیار محبت بھرا اور ہمدردی والا ہونا چاہیے۔ جسے سمجھانا ہے اسے تنہائی میں سمجھائیں، ورنہ سب کے سامنے سمجھانے کی صورت میں اسے ضد چڑھ سکتی ہے، بر الگ سکتا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ آج کل اگر کسی کو سمجھانا ہو تو سوشل میڈیا کے ذریعے سمجھایا جاتا ہے، اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ سامنے والا سمجھنے کے بجائے غصے میں آتا ہے، ظاہر ہے اس طرح سمجھانا ثواب کا کام نہیں ہے، بلکہ یہ انسان کو ڈی گریڈ کرنا ہے۔ بعض اوقات صورت حال ایسی ہوتی ہے جس میں اعلانیہ سمجھانا ضروری ہوتا ہے، لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ اگر کسی سے تحریر یا تقریر میں غلطی ہو جائے تو اس کا آسرا نہیں کیا جاتا، بلکہ اس کی غلطی کو خوب اچھالا جاتا ہے، جبکہ جس کی غلطی ہوتی ہے اسے معلوم ہی نہیں ہوتا اور ہر طرف دھوم دھام ہونے کے بعد اسے پتا چلتا ہے کہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی تھی، حالانکہ جس کی غلطی ہے اس کی طرف رخ ہونا چاہیے، لیکن ہمارا رُخ عوام کی طرف ہو جاتا ہے۔ یہ ہمارا مزاج بن چکا ہے اور

عزت اچھالنا نَعُوْذُ بِاللّٰہ! ایک مشغلے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اللہ پاک ہمیں آخرت کی رُسوائی اور ذِلّت سے بچائے۔ جو دوسروں کو ذلیل کرتے ہیں وہ اپنی آخرت کے لئے ذِلّت اور رُسوائی کا سامان کرتے ہیں، بلکہ بعض اوقات دنیا میں بھی ایسے لوگوں کی ایسی رُسوائی ہوتی ہے کہ یاد کرتے ہوں گے۔ ہمیں بس اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھنی چاہیے اور دوسروں کی عزت ڈھکنی چاہیے۔ عزت اچھالنے کے فضائل نہیں ہیں، البتّہ عزت بچانے اور عیب چھپانے کے فضائل ضرور ہیں۔[1] آج تک جس کی بے عزتی کی ہے اس سے معافی بھی مانگیں اور توبہ بھی کریں۔ اعلانیہ بے عزتی کی تھی تو اعلانیہ توبہ کریں، ویڈیو، آڈیو یا تحریر کے ذریعے بے عزتی کی تھی تو ویڈیو، آڈیو اور تحریر کے ذریعے ہی توبہ بھی کریں کہ ”میری یہ غلطی تھی، میں نے یوں کیا تھا، میں اس سے توبہ کرتا ہوں اور جن صاحب کی میں نے بے عزتی کی تھی ان سے معافی مانگتا ہوں۔“

پچھلے دنوں مجھے ایک علمی شخصیت کا پیغام ملا تھا جسے سُن کر مجھے یہ سمجھ آیا کہ انہوں نے میرے بارے میں کوئی بات کی ہوگی جس کی وجہ سے انہوں نے باقاعدہ ویڈیو پیغام ریکارڈ کرواکر Viral کیا کہ میں ان سے اور ان کے چاہنے والوں سے معذرت چاہتا ہوں۔ مجھے اب بھی نہیں پتا کہ انہوں نے کیا اور کب بولا تھا اور نہ ہی میں ان سے ناراض تھا، لیکن ان کے اس عمل سے میرا دل خوش ہوا۔ یہ ان کے ضمیر کی بات ہے۔ اللہ کریم ان کا یہ عاجزی والا عمل قبول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اپنے محبوب کے پڑوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے۔ ہم تو یہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ کریم ہر عاشقِ رسول کی خیر فرمائے اور ان کے صدقے ہماری خیر کرے۔

❁❁❁

1 ......رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظُلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ پاک اُس کی حاجت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے اللہ پاک قِیامت کی تکالیف میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔

(بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لایظلم المسلمُ المسلمَ ولایسلمہ، ۲/۱۲۶، حدیث: ۲۴۴۲)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	بچّوں سے وعدہ لینا کیسا؟	10
مسجد سے چپّل چوری ہو جائے تو کیا کریں؟	1	چھوٹے بچّے کو دھوکا دینا کیسا؟	10
فحش گوئی کرنے والا قیامت کے دن کتّے کی شکل میں!!	2	کیا عاجزی میں جھوٹ چھپا ہوتا ہے؟	11
ٹیلی فون ڈائریکٹری کے صفحات میں پان لپیٹنا کیسا؟	3	چشتی کا قادری سلسلے میں مرید ہونا کیسا؟	12
غریب کا راشن لے کر دُکان پر فروخت کر دینا کیسا؟	4	میّت کے لئے ختمِ قرآن کا سلسلہ کب شروع ہوا؟	12
کیا فوت شدہ بچے کا عقیقہ ہو سکتا ہے؟	5	بغیر بے ہوشی کے آپریشن کے دَوران کیا پڑھا جائے؟	13
عبادت کا شوق پیدا کرنے کے طریقے	5	الیکٹریشن کے دو سُوالات	14
خون کی چھینٹ لگے کپڑے میں نماز کا مسئلہ	6	شجرۂ طریقت کسے کہتے ہیں؟	15
اوپر والے باتھ روم کا پانی نیچے والے گھر میں ٹپکے تو کیا کیا جائے؟	7	مسجد کی پلاسٹک والی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟	17
نماز نہ پڑھنے والے پیر کی بیعت کرنا کیسا؟	9	امیرِ اہلِ سنّت کا اِصلاح قبول کرنے کا انداز	17

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر طبری	ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ٣١٠ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٠ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ٢٦١ھ	دار الکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
ابوداؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ٢٧٥ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
ترمذی	امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی، متوفی ٣٠٣ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الزھد لابن المبارک	شیخ الاسلام عبد اللہ بن مبارک المروزی، متوفی ١٨١ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ٤٣٠ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اللہ والوں کی باتیں (مترجم)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ٤٣٠ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی القاری، متوفی ١٠١٤ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ١٢٥٢ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
فتاوی ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ١١٦١ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ١٤١١ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤٢٧ھ
فتاویٰ امجدیہ	صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
بہارِ شریعت	صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
فتاویٰ ملک العلما	ملک العلما مولانا محمد ظفر الدین قادری رضوی، ١٣٨٢ھ	مکتبہ نبویہ
مغانی الاخیار	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ٨٥٥ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٨ھ
موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی، متوفی ٢٨١ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ١٤٢٦ھ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٠٥ھ	دار صادر بیروت ١٤٢٠ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٠٥ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفٰے رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غور و فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net